



محدث فتویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ولیمہ کرنے کے لئے دو لہا و دو لہن کا آپس میں ملاپ ضروری ہے۔؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، آما بعد!

### اول:

افضل تو یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی کرتے ہوئے ولیمہ رخصتی اور دخول کے بعد کیا جائے، لیکن اگر ایسا کرنا میسر نہ ہو تو پھر دخول سے قبل یا پھر عقد نکاح کے وقت یا عقد نکاح کے بعد بھی ولیمہ کرنے میں کوئی حرج نہیں

کیونکہ اس معاملہ میں وسعت پائی جاتی ہے، اور پھر انسان کو اپنے علاقے کے رواج کا خیال کرتے ہوئے اس پر عمل کرنا بہتر اور اولیٰ ہے: اس لیے کہ اس کی کوئی شرعی نص نہیں ملتی جو اس کے وجوب پر دلالت کرتی ہو یا پھر کسی محدود وقت کے استحباب پر

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ولیمہ کے وقت میں سلف رحمہ اللہ کا اختلاف ہے کہ آیا یہ عقد نکاح کے وقت ہوگا یا پھر دخول کے وقت یا دخول کے بعد، یا کہ اس کے لیے وسعت ہے کہ عقد نکاح سے شروع ہو کر دخول ہونے تک کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے، اس میں کئی ایک اقوال پائے جاتے ہیں" انتہی (دیکھیں: فتح الباری (230/9)

اور امام صفحانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"شافعیہ میں سے ماوردی نے بیان کیا ہے کہ ولیمہ دخول کے وقت کیا جائے گا

اور امام سبکی رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے مستقول ہے کہ ولیمہ کا وقت دخول کے بعد ہے

لگتا ہے سبکی رحمہ اللہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے قصہ کی طرف اشارہ کر رہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بنا کی تو دوسرے دن صبح لوگوں کو کھانے کی دعوت دی

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر "ولیمہ کا وقت" کا باب باندھا ہے "انتہی (دیکھیں: سبل السلام (154/1)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث امام بخاری رحمہ اللہ اور مسلم رحمہ اللہ نے درج ذیل الفاظ میں روایت کی ہے:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رات بنا کی اور صبح سورج اونچا ہونے کے بعد لوگوں کو کھانے کی دعوت دی..." (صحیح بخاری حدیث نمبر: 4793)، صحیح مسلم حدیث نمبر: 1428)

اور بخاری کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ وسلم نے زینت بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (رات بنا کی) تو صبح لوگوں کو دعوت دی تو لوگوں نے کھانا کھایا" (صحیح بخاری حدیث نمبر: 5166)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

"زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی والی حدیث میں ولیمہ کا وقت اور اس کا طریقہ بیان ہوا ہے، جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد ہوگا" انتہی (دیکھیں: الاختیارات (346)

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس مسئلہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث صریح بیان کرتی ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد ہے؛ کیونکہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے: "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بنا کی توضیح لوگوں کو کھانے کی دعوت دی"

بعض مالکی حضرات نے مستحب قرار دیا ہے کہ ولیمہ بناء کے وقت ہوگا اور ولیمہ کے بعد دخول کیا جائے گا، آج کل لوگوں کا عمل بھی اسی پر ہے "انتہی (دیکھیں: فتح الباری: 231/9)

اور مرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اولیٰ اور افضل تو یہی قول ہے کہ ولیمہ کا وقت وسیع ہے جو عقد نکاح سے شروع ہو کر رخصتی کے ایام ختم ہونے تک رہتا ہے

کیونکہ اس سلسلہ میں صحیح احادیث وارد ہیں، لیکن پوری خوشی اور سرور و تود دخول کے بعد ہی ہے، لیکن یہ رواج بن چکا ہے کہ رخصتی اور دخول سے کچھ دیر قبل ولیمہ کیا جاتا ہے "انتہی (دیکھیں: الانصاف: 317/8)

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"باب ہے ولیمہ اور دعوت قبول کرنے کا حق، اور جو سات ایام وغیرہ میں ولیمہ کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو دن مقرر نہیں کیے"

حافظ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کے لیے کوئی معین وقت مخصوص نہیں فرمایا کہ وہ وقت واجب یا مستحب ہو، اسے اطلاق سے اخذ کیا گیا ہے

اور دوسری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"فقہاء کرام نے شادی کے ولیمہ کے وقت میں بحث نہیں کی، صحیح یہی ہے کہ یہ رخصتی اور دخول کے بعد ہے، شیخ سبکی کہتے ہیں: دخول کے بعد اور دخول سے قبل جائز ہے بغوی رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق ولیمہ کا وقت وسیع ہے" (دیکھیں: النہج الوہاج: 393/7)

اور ابن طولون کہتے ہیں :

"اقرب یہی ہے کہ اس سلسلہ میں عرف سے رجوع کیا جائے گا" انتہی (دیکھیں: فض الخواتم فیما قیل فی الولائم: 44)

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"شادی کے ولیمہ کا وقت وسیع ہے، جو عقد نکاح سے شروع ہو کر شادی کے ایام ختم ہونے تک رہتا ہے" انتہی (دیکھیں: الملخص الفقہی: 364/2)

## دوم:

ولیمہ میں مدعوین کے لیے کوئی حد مقرر نہیں، بلکہ اس میں ولیمہ کرنے والے شخص کی استطاعت اور قدرت دیکھی جائے گی

ابن بطل رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ولیمہ حسب استطاعت آسانی کے ساتھ واجب ہے، اور اس میں مدعو کرنے کے لیے افراد کی کوئی حد اور عدد متعین نہیں کہ اس سے کم نہیں بلائے جاسکتے" انتہی (دیکھیں: شرح صحیح البخاری: 13/1)

(282)

اور ایک مقام پر رقم طراز ہیں :

"جو کوئی بھی ولیمہ کی دعوت میں زیادہ افراد بلائے گا وہ افضل ہے کیونکہ اس طرح نکاح کا اعلان زیادہ ہوگا، اور پھر جتنے زیادہ لوگ بھونگے اس کے مال و اہل میں برکت کی دعا بھی زیادہ ہوگی" انتہی (دیکھیں :

شرح صحیح البخاری: 282/13)

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمائے حدیث

